REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ — خطبہ نمبر ۱۱

فی پرچہ

جلد ۴۸/۱۳ — ۸ شہادۃ ۱۳۳۸ ھش — ۸ اپریل سنہ ۱۹۵۹ء — نمبر ۸۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۷ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا

"طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ کمرے کے اندر چند قدم چل لیتا ہوں"

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضور کی طبیعت پاؤں اور کمر میں درد کی وجہ سے کافی عرصہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب آخری عشرۂ رمضان کے مبارک ایام میں خاص توجہ اور التزام اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے آمین

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:- حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کافی لمبے عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر اور ذیابیطس کے باعث بیمار چلی آ رہی ہیں۔ آجکل ان ہر دو امراض نے تشویشناک صورت اختیار کر لی ہے۔ احباب جماعت ان ایام میں خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد شفائے کامل عطا کرے آمین

درخواستِ دعا

محترم شیخ محمد دین صاحب ریٹائرڈ مختار عام آجکل گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں عنقریب آپ کی بائیں آنکھ کا اپریشن ہونیوالا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی اور آپ کی جلد صحت یابی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں:

عراقی حکومت عنقریب تیل کی صنعت کو قومی ملکیت میں لے لیگی

اخبارات کی طرف سے تیل کمپنیوں پر صدر ناصر سے "ساز باز" کا الزام

لندن ۷ اپریل۔ ڈیلی ٹیلیگراف کے نمائندہ خصوصی مقیم بغداد نے اس وثوق کا اظہار کیا ہے کہ عراق عنقریب تیل کی صنعت کو قومی ملکیت قرار دے دیگی اس صنعت سے زیادہ تر برطانوی فرمیں وابستہ ہیں۔ اس اخبار کے نمائندہ خصوصی کی اطلاع کے مطابق عراقی پٹرولیم کمپنی کے اعلیٰ نمائندہ کو حال ہی میں قومی ملکیت کے وزیر نے طلب کیا تھا اور تیل کی صنعت کے بارے میں طویل بات چیت کی تھی۔ عراقی حلقوں میں اس یقین کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ نئی حکومت کی اولین انقلابی اصلاحات غیر ملکی کمپنیوں کو قومی ملکیت قرار دینا ہوگا — اس رپورٹ میں بتلایا گیا ہے۔ کہ موصل کی حالیہ بغاوت کے بعد عراقی اخبارات میں تیل کمپنیوں کے خلاف پروپیگنڈا شروع ہو گیا تھا۔ اخبارات کی طرف سے غیر ملکی تیل کمپنیوں پر متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر سے ساز باز کا الزام بھی عائد کیا جا رہا ہے — ڈیلی ٹیلیگراف کے نمائندہ خصوصی نے لکھا ہے۔ کہ عراقی حکومت عنقریب تیل سے متعلقہ امور کے لئے ایک الگ وزارت بنا دے گی۔ جورومن اور عراق کے مابین حالیہ اقتصادی معاہدے کے پروگرام کو بھی عملی جامہ پہنائے گی:

عراق کا تین ارکان پر مشتمل ثقافتی وفد کراچی پہنچ گیا

وفد تیرہ روز تک مشرقی اور مغربی پاکستان کا دورہ کرے گا

کراچی ۷ اپریل۔ عراق کا ایک ثقافتی وفد پاکستان کی دعوت پر کل کراچی پہنچا ہے۔ وفد تین ارکان پر مشتمل ہے۔ اور پروفیسر محمد علی عبدالجبار اس کے قائد ہیں۔ ارکان وفد تیرہ روزہ قیام کے دوران کراچی کے علاوہ پشاور ورسک ڈھاکہ اور چٹاگانگ بھی جائیں گے۔ آج وہ وزیر تعلیم حبیب الرحمٰن سے ملاقات کر رہے ہیں۔ کل وہ تعلیمی کمیشن کے ارکان سے ملے تھے۔ خیال ہے کہ وہ عراق میں پاکستانی اساتذہ کو ملازم رکھنے کے بارے میں بھی پاکستانی حکام سے بات چیت کریں گے:

— پیرس ۷ اپریل۔ فرانس میں ان دنوں شدید گرمی کی لہر آئی ہوئی ہے۔ کل پیرس میں درجہ حرارت ۰ ستر فارن ہیٹ تک پہونچ گیا۔ ۱۸۹۲ء کے بعد سے اب تک یہاں اپریل کے دوران اتنی گرمی نہیں پڑی

امریکہ میں غیر سرکاری راکٹ

نیویارک ۷ اپریل۔ گزشتہ روز یہاں ایک مکان کی چھت پر اچانک ایک راکٹ گرا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ راکٹ کسی شخص نے قریباً نصف میل دور ایک پہاڑی سے چھوڑا ہے۔ راکٹ چھت توڑ کر اندر آ گرا اور کمرے میں آگ لگ گئی۔ آگ پر فوراً قابو پا لیا گیا۔ پولیس راکٹ چھوڑنے والے کی تلاش میں ہے

چوہدری عبداللہ خان صاحب کی علالت

احباب جماعت ان کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ —

چند دن ہوئے میں نے عزیزم مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت کراچی کے لئے دعا کی تحریک الفضل میں چھپوائی تھی۔ اور مجھے امید ہے کہ جماعت کے دوست اپنے اس مخلص بھائی کے لئے ضرور دعا کرتے رہے ہوں گے۔ آج شام کو محترم شیخ رحمت اللہ صاحب نائب امیر کراچی نے فون پر بتایا ہے کہ چوہدری عبداللہ خان صاحب بدستور علیل ہیں۔ بلکہ کمزوری بڑھ رہی ہے۔ اور بیماری میں پیچیدگی کا اندیشہ ہے چنانچہ بعض ڈاکٹروں نے ولایت لے جانے کا مشورہ دیا ہے۔ سو اس یاد دہانی کے ذریعہ یہ خاکسار مخلصین جماعت کی خدمت میں پھر تحریک کرتا ہے کہ دوست چوہدری عبداللہ خان صاحب کو اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیں چوہدری صاحب نہ صرف اپنی ذات میں بہت مخلص ہیں بلکہ جیسا کہ میں نے اپنے گزشتہ اعلان میں بیان کیا تھا اپنی خدمات کی وجہ سے بھی خاص امتیاز رکھتے ہیں فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۶ اپریل ۱۹۵۹ء

ایڈیٹر — روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ عید الفطر

ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس سے یہ سوال کرے کہ وہ کیوں عید منا رہا ہے

حقیقی عید منانے کی تین وجوہات

کوشش کرو کہ تمہیں خدا مل جائے، تمہیں قومی ترقیات حاصل ہوں اور تمہیں اخلاقی برتری میسّر آ جائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۸ جولائی ۱۹۴۹ء بمقام کوئٹہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ ہے۔ جو حضور نے ۲۸ جولائی ۱۹۴۹ء کو پارک ہاؤس کوئٹہ میں عید الفطر کی تقریب سعید پر پڑھا۔ اور جس میں حضور نے نہایت لطیف پیرایہ میں اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ عید کیوں منائی جاتی ہے۔ اور کیا آج کا مسلمان بھی حقیقی معنوں میں عید منانے کا مستحق ہے یا نہیں۔ یہ خطبہ عید الفطر کی تقریب پر احباب کی خدمت میں شعبہ زود نویسی کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے۔ خاکسار انچارج شعبہ زود نویسی

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

عید ایک ایسی چیز ہے

جس کو ساری ہی قومیں مناتی ہیں۔ کوئی اس کا نام تہوار رکھ لیتا ہے کوئی عید کہہ دیتا ہے اور کوئی کرسمس ڈے (Xmas day) کے نام سے اسے یاد کر لیتا ہے۔ بہرحال دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں۔ جس میں عید نہیں پائی جاتی ہر قوم کسی نہ کسی طرح عید مناتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عید کا جذبہ فطرت انسانی میں رکھا گیا ہے۔ اگر یہ جذبہ فطرت میں نہ رکھا ہوتا۔ تو ہر جگہ۔ اور ہر قوم میں عید کیوں منائی جاتی۔ سینکڑوں اور ہزاروں سال تک بنی نوع انسان آپس میں جدا جدا رہے۔ امریکہ والے دنیا کے دوسرے لوگوں سے اس وقت تک نہیں مل سکے۔ جب تک کہ کولمبس نے اسے دریافت نہ کر لیا۔ آسٹریلیا والے بھی ایک مدت تک دوسرے لوگوں سے نہ مل سکے۔ مگر باوجود اس کے

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے

کہ ان کے پرانے باشندوں میں بھی عید کی رسم پائی جاتی تھی۔ اسی طرح افریقہ کے پرانے باشندوں میں بھی بعض تہوار پائے جاتے ہیں غرض عید کے موجبات خواہ مختلف ہوں اس کا وجود ہر قوم اور ہر ملک میں پایا جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عید کا تعلق فطرت کے ساتھ ہے۔ اسلام نے بھی سال میں دو عیدیں رکھی ہیں۔ جن میں سے ایک کا نام عید الفطر ہے۔ اور دوسری کا نام عید الاضحیہ ان کے علاوہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کو بھی مسلمانوں کے لئے عید کا دن قرار دیا ہے۔ گویا اسلام دوسری

قوموں اور مذاہب سے عید کے لحاظ سے بھی بڑھ کر ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ

عید کہتے کس کو ہیں؟

آخر کوئی وجہ بھی ہے۔ جس کی وجہ سے ہر قوم اور ہر مذہب میں عید رکھی گئی ہے۔ عید اس لئے رکھی گئی ہے کہ انسان اگر ہمیشہ رنج کی طرف ہی دیکھتا رہے۔ تو اس کے قویٰ مضمحل ہو جائیں۔ کبھی کبھی اس کی نظر اپنے اعلیٰ مقاصد اور کامیابیوں کی طرف بھی جانی چاہیئے۔ اگر وہ اپنی کامیابیوں کو یاد کرتا رہے۔ اور اپنے مقاصد کو سامنے رکھے۔ تو اس کا حوصلہ بڑھتا چلا جائے گا اور اس طرح قوم مرنے نہیں پائے گی۔ اگر عید نہ منائی جائے۔ یا عید منائی تو جائے۔ لیکن اس کے موجبات نہ ہوں۔ صرف رواجاً ہی روایت ہو تو قوم مردہ ہو جاتی ہے۔

اس کی رُوح مر جاتی ہے

اور تصویر ہی تصویر باقی رہ جاتی ہے۔ مثلاً خاکروب ہیں۔ ان میں بھی ایسی روایات پائی جاتی ہیں۔ کہ ان کے باپ دادا بادشاہ تھے سانسی قوم میں بھی ایسی روایات پائی جاتی ہیں۔ اور اسی وجہ سے وہ جوتی نہیں پہنتے ان میں یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ جب انہیں دوبارہ بادشاہت ملے گی۔ تب وہ جوتی پہنیں گے بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ ان قوموں میں کسی زمانہ میں بادشاہت پائی جاتی تھی ہندوستان میں آرین قوم کے آنے سے پہلے ڈریویڈین Dravadian قوم بستی تھی۔ اور ممکن ہے سانسی اسی قوم سے تعلق رکھتے ہوں۔ لیکن انہوں نے صرف روایت ہی روایت یاد رکھی۔

عملی طور پر کچھ نہ کیا

اس لئے یہ چیز صرف ایک نقش خشک رہ گئی۔ آخر بادشاہت آسمان سے نہیں آیا کرتی۔ بلکہ عمل کے نتیجہ میں ملا کرتی ہے۔ مگر ان میں ہمیں کوئی عمل نظر نہیں آتا۔ اور نہ ہی انہوں نے بادشاہت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے کوئی جدوجہد کی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ قوم مردہ ہے زندہ نہیں۔ پس کامیابیوں کو یاد رکھنا بے شک مفید ہے بشرطیکہ

موجبات اور محرکات

بھی پائے جاتے ہوں۔ لیکن اگر موجبات اور محرکات نہ پائے جائیں۔ اور ان کے نظر آنے پر خون میں گرمی پیدا نہ ہو۔ اور مردہ رگوں میں زندگی کی ایک لہر نہ دوڑ جائے۔ تو سمجھ لو کہ وہ قوم مردہ ہے زندہ نہیں۔ وہ محض ایک تصویر ہے۔ اس میں حقیقت نہیں پائی جاتی۔

ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہماری عیدوں کے پیچھے

حقیقی خوشی کی بنیاد

پائی جاتی ہے یا نہیں اگر ہماری عید کے پیچھے حقیقی خوشی کی بنیاد پائی جاتی ہے۔ تو وہ ہمارے لئے موجب برکات ہے۔ اور اگر اس کے پیچھے حقیقی خوشی کی بنیاد نہیں پائی جاتی۔ تو پھر ہر عید جو آئے گی۔ ہمیں پہلے سے بھی زیادہ مردہ بنا دے گی۔ کیونکہ جو کام نقل کے طور پر کیا جاتا ہے۔ وہ کرنے والے کے دل پر زنگ لگا دیتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص اپنے کسی عزیز کو یا دوست کو دیکھ کر بناوٹی طور پر رونے لگ جائے۔ تو وہ ایک دفعہ تو بناوٹی طور پر روئے گا۔ لیکن دوسری دفعہ

باوجود اس کے کہ وہ بناوٹی طور پر رو رہا ہوگا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بھی بہنے لگ جائیں گے۔ لیکن ایکٹر اور ایکٹرسیں جو روتی ہیں۔ تو ان کے اندر اس سے غم پیدا نہیں ہوتا۔ ان کا رونا بھی مصنوعی ہوتا ہے۔ اور اس کا بھی رونا مصنوعی ہوتا ہے۔ لیکن ان دونوں میں

یہ فرق ہوتا ہے

کہ ایکٹروں اور ایکٹرسوں کو رونے کی عادت پڑ گئی ہے اور اسے عادت نہیں۔ اس لئے بعض اوقات اگر بناوٹ کے طور پر بھی وہ غم کی حالت کو اپنے اوپر وارد کرتا ہے تو سچ مچ رنجیدہ ہو جاتا ہے۔ پس اگر عیدیں آئیں۔ اور ان کے موجبات اور محرکات ہمارے اندر گرمی پیدا نہ کریں۔ ہمارے اندر زندگی کی ایک لہر نہ دوڑ جائے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہر عید ہمیں پہلے سے بھی زیادہ مردہ بنا کر چلی جائے گی۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے

کہ عید تین وجوہات کی بناء پر منائی جاتی ہے۔ اوّل انسان کو اس کا محبوب یعنی خدا مل جائے۔ جب اسے خدا مل جائے گا تو اس کی عید حقیقی معنوں میں عید ہوگی لیکن اگر اسے خدا نہیں ملتا۔ تو پھر عید کیسی۔ درحقیقت اگر

اسلام کے شروع زمانہ میں

عید تھی تو صرف مسلمانوں کی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عیسائیت بھی خدا تعالےٰ کی قائل تھی۔ ہندو بھی خدا تعالےٰ کے قائل تھے۔ مگر کوئی ایسا گروہ نہیں پایا جاتا جو یہ کہتا ہو کہ

ہمیں خدا مل گیا ہے

اگر کوئی ایسی جماعت تھی۔ جو اس بات کی دعویدار تھی کہ ہمیں خدا تعالیٰ مل گیا ہے۔ تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ تھے پس جس شخص کو اس کا محبوب مل جائے اس کی عید بن جاتی ہے۔ غالب کہتا ہے اصل خوشی اس شخص کی ہے جس کے بازو پر اس کے محبوب نے سر رکھ دیا ہو۔ پس اصل خوشی اسی شخص کی ہے جس نے خدا تعالیٰ کو دیکھا ہو۔ اور اس سے باتیں کی ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت تھی کہ آپ اپنی نوٹ بک میں مختلف نوٹ لکھ دیتے تھے۔ اور بعد میں جب موقعہ ملتا انہیں مضمون کی صورت میں بدل دیتے۔ جب میں نے ہوش سنبھالا۔ میں ایسے نوٹوں کی تلاش میں رہتا جو کسی کتاب یا اخبار میں چھپے نہ ہوں۔ اور اگر کوئی غیر مطبوعہ نوٹ مل جاتا تو اسے تشحیذ الاذہان میں شائع کر دیتا۔ ایکدن میں آپ کی نوٹ بک سے کوئی

غیر مطبوعہ نوٹ

تلاش کر رہا تھا کہ میں نے ایک جگہ پر لکھا ہوا پایا کہ دنیا مجھے ڈراتی ہے۔ دشمن مجھے دھمکیاں دیتا ہے وہ مجھے غالب کرنا چاہتا ہے لیکن مجھے حیرت ہے کہ وہ کس طرح یہ سمجھتا ہے۔ کہ اپنے منصوبوں اور خوف دلانے میں وہ کامیاب ہو جائے گا۔ آخر کسی میں ڈرنے کا مادہ ہو، تو وہ ڈرتا ہے لیکن میں تو جب تکیہ پر سر رکھتا ہوں۔ خدا تعالیٰ میرے پاس آجاتا ہے اور کہتا ہے میں تیرے ساتھ ہوں۔ اگر خدا تعالیٰ خود آکر مجھے کہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں تو کیا مخالفوں سے میں ڈر جاؤں گا۔ جس کے ساتھ خدا تعالیٰ ہوتا ہے کسی اور شخص میں یہ طاقت ہی نہیں ہوتی کہ اسے نقصان پہنچا سکے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال

ہمارے سامنے ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکرؓ کو ساتھ لے کر غار ثور میں جا چھپے۔ دشمن کھوجیوں کو ہمراہ لئے آپ کی تلاش میں اس غار پر جا پہنچا۔ غار ثور جیسا کہ عام مسلمانوں کا خیال ہے کوئی چھوٹی سی غار نہیں بلکہ ڈیڑھ گز لمبی اور اتنی ہی چوڑی جگہ ہے اس میں چوبیس پچیس آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ اتنی بڑی جگہ میں بھلا چھپنا کون سا مشکل تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ اس غار کے ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے غار کے منہ پر آکر کھوجیوں نے کہا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) زمین پر موجود ہے تو پھر اسی غار میں ہے۔ حضرت ابو بکرؓ اس وقت گھبرا گئے اور آپ نے خیال کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو۔ دشمن آپ کو دیکھ لے۔ اور دکھ پہنچائے۔ اور آپکا رنگ فق ہو گیا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیفیت دیکھی تو آپؐ نے فرمایا۔ لاتحزن ان اللہ معنا۔ ابو بکرؓ تم گھبراتے کیوں ہو۔ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ ایسے موقعہ پر

آپؐ کا یہ یقین اور وثوق

اس بات کا ثبوت تھا۔ کہ خدا تعالیٰ آپؐ کے ساتھ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ۱۹۰۲ء میں مخالفین کی طرف سے ایک کیس چلایا گیا۔ اور جس مجسٹریٹ کے سامنے یہ کیس پیش تھا وہ آریہ تھا۔ اسے لاہور بلاکر آریہ لیڈروں نے قسم دلائی کہ اس مقدمہ میں مرزا صاحب سے پنڈت لیکھرام کا بدلہ ضرور لینا ہے اور اس نے اپنے لیڈروں کے سامنے ایسا کرنے کا وعدہ کر لیا۔ خواجہ کمال الدین صاحب کو رپورٹ پہنچی۔ کہ اس اس طرح مجسٹریٹ کو لاہور بلاکر قسم کھلائی گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مقدمہ کے سلسلہ میں گورداسپور تشریف رکھتے تھے خواجہ کمال الدین صاحب نے آپ سے کہا کہ کسی نہ کسی طرح اس مقدمہ میں صلح کر لی جائے۔ کیونکہ یہ پکی بات ہے کہ مجسٹریٹ کو لاہور بلاکر اس سے یہ وعدہ لیا گیا ہے کہ وہ ضرور سزا دے اور اس نے سزا دینے کا وعدہ کر لیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیٹے ہوئے تھے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کی یہ عادت تھی کہ وہ بات لمبی کرتے تھے۔ انہوں نے کہا حضور مجسٹریٹ ضرور قید کر دے گا اور سزا دے دیگا بہتر ہے کہ فریق ثانی سے صلح کر لی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کہنیوں پر سہارا لے کر بیٹھ گئے اور فرمایا خواجہ صاحب خدا تعالیٰ کے شیر پر ہاتھ ڈالنا کوئی آسان بات ہے۔

میں خدا تعالیٰ کا شیر ہوں

وہ مجھ پر ہاتھ ڈالکر تو دیکھے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دو مجسٹریٹوں میں سے جو اس مقدمہ کا فیصلہ کرنے کے لئے مقرر تھے ایک کا لڑکا پاگل ہو گیا اس کی بیوی نے اسے لکھا (وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کا مامور تو نہیں مانتی تھی) کہ تم نے ایک مسلمان فقیر کی ہتک کی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ایک لڑکا پاگل ہو گیا ہے اب دوسرے کے لئے ہوشیار ہو جاؤ۔ وہ تعلیم یافتہ تھا اور ایسی باتوں پر یقین نہیں رکھتا تھا۔ اس نے اس طرف کوئی توجہ نہ کی نتیجہ یہ ہوا کہ اس کا دوسرا لڑکا دریا میں ڈوب کر مر گیا۔ وہ دریائے راوی پر گیا وہاں نہا رہا تھا۔ کہ مگرمچھ نے اسکی ٹانگ پکڑ لی اس طرح وہ بھی ختم ہو گیا وہ مجسٹریٹ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس قدر تنگ کیا کرتا تھا کہ

مقدمہ کے دوران میں

سارا وقت آپکو کھڑا رکھتا۔ اگر پانی کی ضرورت محسوس ہوتی تو پینے کی اجازت نہ دیتا۔ ایک دفعہ خواجہ صاحب نے پانی پینے کی اجازت بھی مانگی مگر اس نے اجازت نہ دی بعد میں اسکی یہ حالت ہوئی کہ اس نے خود مجھے دعا کیلئے درخواست کی۔ میری عمر چھوٹی تھی کوئی بیس بائیس سال کی ہوگی۔ میں کہیں جانے کے لئے اسٹیشن پر کھڑا تھا۔ کہ وہ میرے پاس آیا۔ اور ایک گھنٹہ میرے پاس کھڑا رہا۔ اور اس نے درخواست کی کہ میرے لئے دعا کریں۔ کہ کسی طرح یہ عذاب مجھ سے دور ہو جائے۔ دوسرے مجسٹریٹ نے بظاہر آپ کو مقدمہ میں کوئی تکلیف نہیں دی تھی۔ لیکن آخر میں آپ کو جرمانہ کی سزا دے دی۔ وہ بھی ذلیل و خوار ہوا اور ملازمت سے الگ کر دیا گیا۔

یہ چیزیں بتاتی ہیں

کہ جو خدا تعالیٰ کا ہو جاتا ہے۔ اگر دشمن اس پر کوئی مصیبت لانے کی کوشش بھی کرتا ہے، تو وہ عارضی ہوتی ہے۔ غرض ایک عید اس شخص کی ہوتی ہے جسے اس کا محبوب یعنی خدا تعالیٰ مل جائے۔ اور یہ وہ حقیقی عید تھی جو صحابہؓ کو حاصل تھی۔ اسی طرح یہ عید خلفاء راشدین کے زمانہ میں اور اس کے بعد بھی ایک عرصہ تک چلی گئی۔ لیکن پھر ایک ایسا زمانہ آیا کہ خدا تعالیٰ کا ملنا تو الگ رہا۔ مسلمانوں نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ خدا تعالیٰ مل ہی نہیں سکتا۔ اور وہ کسی سے کلام نہیں کرتا حالانکہ خدا تعالیٰ اب بھی اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اور ان کی ہر کام میں مدد اور نصرت کرتا ہے۔ مجھے اپنی ذات کا تجربہ ہے مجھے ایک دفعہ کوئی تکلیف پہنچی اس وقت میں نے اپنی دعا میں زور پیدا کرنے کے لئے یہ ارادہ کیا کہ جب تک میری وہ تکلیف دور نہ ہوگی میں زمین پر سویا کروں گا۔

ہمارے صوفیاء میں یہ چیز پائی جاتی ہے

اسی طرح عیسائیوں میں بھی یہ چیز پائی جاتی تھی کہ کسی طرح اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر خدا کے رحم کو کھینچا جائے بہر حال میں نے ارادہ کیا کہ جب تک میری وہ تکلیف دور نہ ہوگی میں زمین پر سویا کروں گا۔ جب پہلے دن میں زمین پر سویا تو میری آنکھ ابھی لگی ہی تھی۔ کہ خدا تعالیٰ کی ایک صفت انسان کی شکل میں متشکل ہو کر میرے سامنے آگئی۔ اس کے ہاتھ میں تازہ ملائم اور نرم نرم سبز چھڑی تھی۔ اور جس طرح کوئی بناوٹی غصہ سے چہرہ کی شکل بناتا ہے ویسی ہی شکل بنا کر اس نے چھڑی اٹھائی۔ اور مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ محمود چارپائی پر سوتا ہے یا نہیں مجھے یاد نہیں کہ وہ چھڑی مجھے لگی یا نہیں۔ لیکن میں نے اسی وقت چارپائی پر کود کر جانے کی کوشش کی۔ اور

جب میری آنکھ کھلی

میں چارپائی پر تھا۔ غرض اب بھی خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں سے اتنی محبت کرتا ہے کہ اسے اس بات سے بھی تکلیف ہوتی ہے کہ کیوں اس کے بندے نے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالا۔ اور کیوں اسنے یہ خیال کر لیا کہ جب تک وہ اپنے آپ کو تکلیف میں نہیں ڈالے گا۔ میں اس کی بات نہیں مانوں گا بہر حال اس واقعہ کے بعد میری طبیعت پر جو بوجھ تھا۔ وہ ختم ہو گیا۔ اور جو تکلیف تھی وہ بھی کچھ وقت کے بعد دور ہو گئی لیکن جب تک وہ تکلیف قائم رہی۔ اس نے میری طبیعت پر کچھ اثر نہ ڈالا۔ میں یہ سمجھتا تھا۔ کہ جب خدا تعالیٰ نے یہ پسند نہیں کیا کہ میں زمین پر سوؤں۔ اور اپنی بات منوانے کے لئے اپنے نفس کو تکلیف میں ڈالوں۔ تو وہ آئندہ بھی یہ کس طرح پسند کرے گا۔ کہ مجھے کوئی تکلیف پہنچے بہر حال ان وجوہات میں سے جن کی وجہ سے صحابہؓ عید منایا کرتے تھے۔ ایک وجہ یہ بھی تھی۔ کہ انہیں ان کا محبوب یعنی خدا تعالیٰ مل گیا تھا۔

عید منانے کی دوسری وجہ

جو قرآن کریم سے معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ فردی ترقی کے علاوہ قومی ترقیات بھی اس قدر مل رہی ہوں کہ جدھر بھی قوم منہ کرے۔ کامیابیاں اور کامرانیاں اس کے قدم چومیں۔ صحابہؓ نے اتنی فتوحات حاصل کیں۔ کہ جدھر بھی وہ منہ کرتے تھے۔ فتح و نصرت ان کے ساتھ رہتی تھی۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا وہ جنات ہیں جدھر بھی منہ کرتے ہیں دنیا کو مطیع بناتے چلے جاتے ہیں۔ پہلی چیز روحانی اور فردی تھی اور یہ مادی اور قومی تھی۔ جس کی وجہ سے صحابہؓ عید منانے کے مستحق تھے۔

تیسری وجہ

عید منانے کی یہ ہوتی تھی کہ قومی اخلاق اس قدر بلند ہوں۔ کہ لوگ کسی پر ظلم نہ کریں۔ اور ہر شخص یہ سمجھے کہ اس کے حقوق محفوظ ہیں۔ صحابہؓ اخلاقی لحاظ سے اتنے کمال پر تھے کہ اس زمانہ میں ہر شخص کے حقوق محفوظ تھے۔ اور وہ کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے۔ لیکن آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ایک

پیسہ پر بازار میں جھگڑا ہو جاتا ہے۔

میں ایک دفعہ بمبئی گیا

میرے ساتھ مستورات بھی تھیں۔ انہوں نے کہا۔ ہمارے علاقہ میں فلاں چیز نہیں ملتی۔ وہ یہاں سے خرید لیں۔ میں ایک بہت بڑی دوکان پر گیا۔ اور دکاندار سے اس چیز کی قیمت دریافت کی۔ دوکاندار نے اس کا نرخ بتایا اور کہا۔ ہمارے ہاں صرف ایک بات کی جاتی ہے۔ بھاؤ کم نہیں ہوگا۔ اور ساتھ ہی اس نے مجھے کہا۔ ذرا ٹھہریئے۔ وہ کسی اور شخص سے بات کر رہا تھا۔ دکاندار اور خریدار دونوں میں بحث شروع ہو گئی۔ ایک سو دس روپے کا بل تھا۔ اور گاہک نوے روپے دینا چاہتا تھا۔ اور دوکاندار مانتا نہیں تھا۔ آخر اس شخص کے سیکرٹری نے سو روپے کا نوٹ دوکاندار کے آگے رکھا اور اپنے ساتھی کو کہا۔ چلیئے سیٹھ صاحب اور وہ چلے گئے۔ میں نے دکاندار سے کہا کیوں صاحب۔ کیا یہاں ایک ہی قیمت ہوتی ہے۔ اس نے جواب دیا۔ آپ نے دیکھ ہی لیا ہے۔ آدھ گھنٹہ اس نے میرا ضائع کیا اور آدھ گھنٹہ اپنا ضائع کیا۔ آپ جانتے ہیں۔ یہ کون ہے۔ میں نے کہا۔ نہیں میں تو اسے نہیں جانتا۔ اس نے کہا یہ شخص کپڑے کے ایک بہت بڑے گروپ کا مالک ہے اگر یہ اپنے کارخانہ میں بیٹھا ہوتا۔ تو اتنی دیر میں دو لاکھ روپیہ کما لیتا۔ لیکن اس کو

جھگڑا کرنے کی عادت ہے

اس کے مقابلہ میں میں تو ایک غریب آدمی ہوں۔ لیکن وہ اتنا امیر ہے کہ اس کی مالی چونگی پر جانے سے پہلے پانچ سو روپیہ روزانہ دان کرتی ہے۔ گویا وہ ماہوار ۱۵ ہزار روپے کا دان کرتی ہے۔ لیکن باوجود اتنا امیر ہونے کے چند روپوں کیلئے وہ مجھ سے جھگڑتا رہا۔ اور آدھ گھنٹہ میرا بھی ضائع کیا۔ اور اپنا بھی۔ اس میں میرا کیا قصور ہے۔ لیکن اس وقت

صحابہ رض کی یہ حالت تھی

کہ ایک صحابی رض کے پاس ایک بدوی آیا اور اس نے فروخت کرنے کے لئے اپنا گھوڑا پیش کیا۔ انہوں نے بدوی سے گھوڑے کی قیمت دریافت کی۔ اس نے ایک ہزار دینار بتائی۔ اس صحابی رض نے کہا میں گھوڑا تو خریدتا ہوں۔ لیکن یہ قیمت ٹھیک نہیں یہ گھوڑا دو ہزار دینار کا ہے۔ وہ بدوی تو دیہات کی قیمت بتا رہا تھا۔ اور اپنی جگہ پر ٹھیک بتا رہا تھا۔ لیکن یہ صحابی جانتے تھے کہ شہر میں آکر کسی چیز کی قیمت کتنی بڑھ جاتی ہے لیکن بدوی ایک ہزار دینار سے زیادہ قیمت لینے پر راضی نہ تھا۔ اور کہتا تھا۔ میں حرام کیوں کھاؤں۔ اور وہ صحابی رض دو ہزار دینار سے کم قیمت دینے پر راضی نہ تھے۔ اور کہتے تھے میں حرام کیوں کھاؤں۔ جہاں کے یہ اخلاق ہوں۔ وہاں دوسروں کے حقوق مارے ہی کس طرح جا سکتے ہیں۔ اگر کسی قوم کے

اخلاق اس درجہ تک پہنچ جائیں

تو اس میں مزدوروں وغیرہ کے جھگڑے کیوں ہوں۔ اور ظلم کی آواز کیوں بلند ہو۔ بہرحال یہ تیسری وجہ تھی۔ جس کی وجہ سے صحابہ رض عید منانے کے حق دار تھے۔ اور ان کی عید حقیقی عید تھی۔ اس وقت کے ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کے لوگوں میں بھی یہ نظارے اس قدر نظر آتے ہیں کہ حیرت آتی ہے۔

یزید کتنا ظالم تھا

اور اس کے بدکردار اور ظالم ہونے میں شبہ ہی کیا ہے۔ لیکن اس کا بیٹا جس کو غلطی سے لوگ گالیاں دیتے ہیں اور جس کو یزید ابن یزید کہہ کر پکارتے ہیں ایک نہایت ہی نیک انسان تھا۔ اور اس کا یہ حال تھا کہ جب اس کا باپ مر گیا۔ اور وہ اس کی جگہ بادشاہ بنایا گیا۔ تو بیعت لینے سے پہلے اس نے لوگوں کو مسجد میں جمع کیا اور ان کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا بادشاہت تلوار کے زور سے ہمارے خاندان میں نہیں آئی۔ بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے خاندان کو عطا ہوئی ہے۔ اور یہ مسلمانوں کا حق ہے میرے باپ دادوں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ اس کے مستحق ہوتے اس وقت ایسے لوگ موجود ہیں جن کے باپ میرے باپ سے اور وہ مجھ سے یقیناً اچھے ہیں۔ اور ضروری ہے کہ یہ بادشاہت انہی کو ملے۔ میں اس بادشاہت کو لینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ جس کو تم چاہو۔ بادشاہ بنا لو۔ اور اتنی بات کہہ کر وہ گھر چلا گیا جب اس کی ماں کو پتہ لگا کہ وہ بادشاہت کو چھوڑ کر آ گیا ہے۔ تو اس نے کہا۔ کمبخت تو نے خاندان کی ناک کاٹ دی۔ اس نے اپنا سر جھکا لیا اور کہا۔ ماں۔ آپ کو معلوم نہیں میں نے خاندان کی ناک کاٹی نہیں۔ بلکہ آج اس کی ناک رکھ لی ہے۔ اس کے بعد وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔ اور اسی دکھ میں بیس دن کے بعد مر گیا۔

یہ وہ شخص ہے

جس کے حالات زندگی معلوم نہ ہونے کی وجہ سے مسلمان اس کی نیکی سے ناواقف ہیں

اسی طرح ایک مسلمان بادشاہ ملک ارسلان کے متعلق بھی ایک واقعہ مشہور ہے۔ گبن جیسا متعصب عیسائی مؤرخ اپنی کتاب ڈی کلائن اینڈ فال آف رومن ایمپائر (Decline and fall of Roman Empire ...) میں لکھتا ہے۔ کہ ملک کے باپ کے فوت ہو جانے کے بعد سلطنت کے تین دعویدار کھڑے ہو گئے۔ ان میں سے ایک تو خود ملک تھا۔ دوسرا اس کا چھوٹا بھائی اور تیسرا اس کا چچا۔ تینوں میں لڑائیاں ہوئیں۔ گبن لکھتا ہے کہ ایک دن علامہ طوسی نے جو ملک کے وزیر اعظم اور استاد بھی تھے۔ کہا۔ بادشاہ سلامت چلیئے۔ ہم حضرت موسیٰ رضا کی قبر پر دعا کر آئیں ملک راضی ہو گئے۔ اور وہ دونوں

موسیٰ رضا کی قبر

پر جا کر دعا مانگنے لگے۔ جب وہ دعا مانگ چکے تو ملک نے علامہ طوسی سے کہا۔ آپ نے کیا دعا مانگی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے تو یہ دعا مانگی ہے۔ کہ اے خدا۔ تو کل کی لڑائی میں میرے بادشاہ کو فتح نصیب کر۔ اور اس کے دشمنوں کو ناکام کر۔ ملک نے کہا۔ مگر میں نے تو یہ دعا نہیں مانگی۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ میں نے کیا دعا مانگی ہے۔ علامہ طوسی نے کہا بادشاہ سلامت آپ خود ہی بتا دیجئے میرا تو ذہن اس طرف نہیں جاتا۔ ملک نے کہا میں نے تو یہ دعا مانگی ہے کہ اے میرے خدا یہ بادشاہت مسلمانوں کا حق ہے میرا ذاتی حق نہیں جو مجھے ورثہ میں مل سکے میں انسان ہوں مستقبل کے حالات کا مجھے علم نہیں۔ میں نہیں جانتا کہ

میری زندگی اسلام کیلئے مفید ہے

یا نہیں یہ علم تجھی کو ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میری بادشاہت مسلمانوں کے لئے مضر ہو۔ اس لئے میں آج تجھے اس بزرگ کا واسطہ دیکر جو تجھے پیارا تھا یہ دعا کرتا ہوں کہ اگر میرا وجود اسلام اور تیری مخلوق کے لئے اچھا نہیں تو کل کی لڑائی میں تو مجھے فتح نہ دے بلکہ مجھے موت دیدے تاکہ حق دار کو اس کا حق مل جائے۔ گبن لکھتا ہے کہ ساری دنیا کی تاریخوں کو پڑھ جاؤ۔ تم عیسائیت کے چمگ ترین بادشاہوں پر نظر دوڑاؤ تو تمہیں اس اٹھارہ سالہ کافر بادشاہ جیسی کوئی ایک مثال بھی نہیں مل سکے گی۔

چیز ان لوگوں کی عید کا موجب تھی۔ جس قوم میں ایسے افراد پائے جاتے ہوں جن کو خدا مل گیا ہو جس قوم میں ایسے افراد پائے جاتے ہوں جنہوں نے نہ صرف انفرادی اور روحانی ترقیات حاصل کی ہوں بلکہ قومی ترقیات بھی حاصل کی ہوں اور جس طرف وہ منہ کرتے ہوں کامیابیاں اور فتوحات ان کے قدم چومتی ہوں۔ جس قوم میں ایسے بلند اخلاق پائے جاتے ہوں اگر ان کے زمانہ میں کسی کو اپنا حق مارے جانے کا خیال بھی پیدا نہ ہو وہ قوم مستحق ہے حقیقی عید منانے کی وہ قوم مستحق ہے حقیقی خوشیاں منانے کی۔ کیا دنیا میں اب بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ان کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس لئے عید مناتے تھے کہ آپ کا محبوب یعنی

خدا تعالےٰ

آپ کو مل گیا۔ اور مسلمان اس لئے عید مناتے تھے کہ ان کے آقا کی جائیداد انہیں مل گئی اور اس کی حکومت دنیا میں قائم ہو گئی لیکن

سوال یہ ہے

کہ آج ایک مسلمان کیوں عید مناتا ہے؟ کیا وہ اس لئے عید مناتا ہے کہ اس کے باپ دادا کی جائیداد ایک ایک کر کے اس کے ہاتھ سے نکل گئی۔ کیا وہ اس بات پر خوش ہوتا ہے۔ کہ اس کی اپنی روحانی جائیداد ایک ایک کر کے اس کے ہاتھ سے نکل گئی۔ کیا وہ اس بات پر خوش ہوتا ہے کہ عدل و انصاف اس میں باقی نہیں رہا۔ آخر وہ کونسی چیز ہے جس پر خوش ہو کر وہ عید مناتا ہے کیا وہ نئے کپڑے بدلنے یا طرح طرح کے کھانے کھانے پر خوش ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عید پہلے زمانہ میں انعام تھی لیکن اب تازیانہ ہے اور ہر عید ہو آتی ہے وہ ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ بولو تم عید کیوں مناتے ہو۔ ہم بے شک ظاہر میں عید مناتے ہیں لیکن اس کے موجبات اور محرکات ہم میں موجود نہیں۔

ہر مسلمان

موت کے بعد کی زندگی

کا قائل ہے۔ اور خواہ اس کا پورا یقین ہو یا نہ ہو۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ خدا تعالےٰ کے سامنے پیش ہوگا۔ اور وہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ہوں گے۔

سوچنا چاہیئے

کہ وہ آپؐ کی خدمت میں کون سا نذرانہ پیش کرے گا۔ اور کون سا تحفہ آپؐ کی خدمت میں پیش کرے گا۔ آپ اس سے سوال کریں گے۔ کہ میری قوم کی کیا حالت تھی تو کیا وہ یہ جواب دے گا کہ یا رسول اللہ اسے تو دین کا کوئی فکر ہی نہیں۔ اور اگر وہ یہ جواب دے گا تو پھر آپ اس سے پوچھیں گے

کہ تم نے اس کے لئے کیا کیا۔ پس کیا وہ یہ جواب دے گا۔ کہ میں تو اپنے بیوی بچوں کی فکر میں پڑا رہتا تھا۔ مجھے قوم کا کیا پتہ ہے۔ کیا اس کے اس جواب پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روح خوش ہوگی، اور کیا آپؐ کی نگاہ میں اس کی کوئی عزت ہوگی؟

دنیا میں ہر کام کا ایک درجہ ہوتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

ایمان کے تین مدارج ہیں

اول برائی دیکھنے پر اگر طاقت ہو تو اسکے ذریعہ اصلاح کرنا۔ دوم اگر طاقت سے اصلاح نہیں ہو سکتی۔ تو اس کے خلاف وعظ و نصیحت کرنا۔ سوم اگر اس میں اتنی جرأت بھی نہیں پائی جاتی کہ اس برائی کے خلاف وعظ و نصیحت کرے۔ تو کم از کم دل میں ہی بُرا منانا آخر ہر شخص کو یہ مقدرت نہیں ہو سکتی۔ کہ لاکھوں آدمیوں کو سختی کے ذریعہ کسی برائی سے ہٹا سکے۔ یا وعظ و نصیحت کر سکے۔ لیکن اگر وہ دل میں بھی بُرا نہیں مناتا۔ تو پھر اسکے ایمان کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔

ایک بزرگ کہیں بیٹھے ہوئے تھے

آپ نے دیکھا۔ کہ بادشاہ کا ایک ملازم ہاتھ میں سارنگی لئے بجا رہا ہے۔ انہوں نے اس کی سارنگی چھین لی۔ اور توڑ ڈالی۔ اُس نے بادشاہ سے اس بزرگ کی شکایت کی۔ اور کہا۔ آج انہوں نے میری سارنگی توڑ ڈالی ہے۔ کل کسی وزیر کی یا آپ کی وہ ہتک کریگا بادشاہ کو غصہ آیا۔ اور اس نے اس بزرگ کو بلا بھیجا۔ اور سارنگی پاس رکھ لی۔ وہ بزرگ دربار میں آئے۔ بادشاہ نے اُن سے کچھ نہ کہا سارنگی ہاتھ میں لی۔ اور بجانے لگ گیا۔ وہ بزرگ سر ڈال کر بیٹھے رہے۔ بادشاہ نے کہا۔ جب کل تم نے میرے ملازم کی سارنگی توڑ دی تھی۔ تو اب کیوں نہیں توڑتے

اس بزرگ نے جواب دیا

بادشاہ سلامت! رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم کوئی برائی دیکھو اور تمہیں مقدرت حاصل ہو تو اسکے ذریعے اصلاح کی کوشش کرو۔ اور اگر اسکی جرأت نہ کر سکو۔ تو زبان سے روکنے کی کوشش کرو۔ اور اگر اتنی بھی جرأت نہ ہو۔ تو کم از کم دل میں بُرا مناؤ۔ بادشاہ سلامت کل میں سختی کے ساتھ ایک برائی کی اصلاح کر سکتا تھا۔ سو میں نے اس ملازم کی سارنگی توڑ دی۔ لیکن آج میں اتنی طاقت رکھتا ہوں کہ اس برائی کی اس کے ذریعے اصلاح کروں اور نہ اس کے خلاف وعظ و نصیحت کرنے کی جرأت کر سکتا ہوں۔ لیکن بادشاہ سلامت میں دل میں اسے بُرا منا رہا ہوں۔ غرض ہر فعل کا ایک درجہ ہوتا ہے۔ لیکن کم از کم آخری درجہ تو انسان کو حاصل ہونا چاہیئے۔ میں نے

ایک امریکن شاعرہ کے شعر

پڑھے ہیں۔ اس نے اپنے شعروں میں ایک نہایت ہی لطیف مضمون بیان کیا ہے۔ وہ کہتی ہے۔ مرنے کے بعد جب میں خدا تعالےٰ کے سامنے حاضر ہوں گی۔ تو امیر لوگ اپنے لعل و جواہر جو انہوں نے صدقہ کئے ہوں گے خدا تعالےٰ کے حضور پیش کریں گے۔ اور جن لوگوں نے قومی خدمت کی ہوگی۔ وہ اپنی اس خدمت کو اس کے حضور پیش کریں گے۔ اور کہیں گے کہ ہم نے یہ کیا۔ اس وقت میں پاس کھڑی ہوئی حسرت سے دیکھ رہی ہوں گی۔ نہ میرے پاس دولت تھی جو صدقہ کے طور پر دیتی اور نہ طاقت اور علم تھا کہ اس کے ساتھ ملک و قوم کی خدمت کرتی۔ لیکن میں نے

خدا تعالےٰ کی محبت میں آنسو بہائے ہوں گے

اور وہ اس کے تخت کے پاس پڑے ہوئے ہونگے اور میں وہی آنسوؤں کا تحفہ اس کے حضور پیش کروں گی۔ اور اے مخاطب تو جانتا ہے۔ کہ وہ کس کے تحفہ کو قبول کرے گا۔ وہ میرے ہی آنسوؤں کو قبول کرے گا۔ اسی طرح اگر ایک مسلمان پہلی دو باتوں میں سے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ تو کم از کم وہ خدا تعالےٰ کے آستانہ پر گر کر آنسو تو بہا سکتا ہے۔ اگر مسلمان یہ کام کر سکتے ہیں تو ان کی عید عید ہے۔ ورنہ ان کی عید کوئی عید نہیں۔

آج تبلیغ کا میدان خالی ہے

وہ اگر چاہیں تو تبلیغ کے ذریعہ اسلام کی خدمت کر سکتے ہیں آخر ہمارے نوجوان بھی تبلیغ کے لئے باہر جاتے ہیں۔ وہ بھی جا سکتے ہیں۔ بعض جگہوں پر ہمارے نوجوانوں نے جو کام کیا ہے اسے دیکھکر لطف آتا ہے میرے ایک عزیز جو کرنل ہیں سنگاپور میں تھے ہم نے سنگاپور میں اپنا مبلغ بھیجا۔ اور اسے کہا۔ جاؤ۔ جس طرح بھی ہو سکے۔ تبلیغ اسلام کرو۔ وہ کہیں تبلیغ کر رہا تھا۔ کہ کسی نے اسے مارا۔ وہ زخمی ہوا اور اتنا زخمی ہوا کہ کچھ دنوں کے بعد اس کے زخموں میں کیڑے پڑ گئے۔ میرے اس عزیز نے بتایا۔ کہ میں اسے اپنے پاس لے گیا۔ اور زخموں کا علاج کر کے واپس کیا۔ میں نے اُس سے کہا تم یہاں کیوں آئے ہو۔ اور اس قسم کے علاقہ میں تمہارا کیا کام ہے۔ تو اس نے جواب دیا۔ اگر ہم تبلیغ نہیں کریں گے۔ تو یہ ہوگی کس طرح۔ بہر حال کام کرنے والے کام کرتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کے اندر بھی تبلیغ کا جوش پیدا ہو جائے۔ اگر ان کے اندر

قربانی کا صحیح جذبہ پیدا ہو جائے

اگر وہ دوسرے لوگوں کے سامنے اسلام کی تعلیم کو صحیح طور پر پیش کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی قربانیوں کو لوگوں کے سامنے لائیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ دُنیا کا معتد بہ حصہ اسلام میں داخل نہ ہو جائے اور جو لوگ یہ کام نہیں کر سکتے۔ وہ مالی قربانیاں کریں۔ اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو کم از کم راتوں کو ول کاکس (Wilcox) کی طرح زار و قطار رویا کریں۔ کہ اے اللہ میں کمزور ہوں۔ نہ تیری راہ میں تکلیف اٹھا سکتا ہوں اور نہ مالی قربانیاں پیش کر سکتا ہوں۔ مجھ میں تو طاقت نہیں۔ تجھ میں سب طاقتیں پائی جاتی ہیں۔ تو ہی

اسلام کو فتح دے

تو ہی اسلام کو وہ غلبہ عطا کر۔ جو اسے پہلے حاصل تھا۔ اگر وہ خدا تعالےٰ کے آستانہ پر گر کر چند آنسو بھی نہیں بہا سکتے۔ تو ان کی عید بالکل بے معنی عید ہے۔ درحقیقت آج کل کی عید ایک تازیانہ بن کر آتی ہے۔ اور ہم سے کہتی ہے۔ بولو تم کس چیز کی بناء پر عید منا رہے ہو۔ ہم ایک طرف اس بات کے دعویدار ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے سردار ہیں۔ اور دوسری طرف ہم آپؐ کی سرداری کو چھنتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ہر جگہ آپؐ کا دین مظلوم ہے۔ مگر ہم بے فکر بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر ہم کس چیز کی عید منا رہے ہیں۔ یہ ایک سوال ہے جو

ہم میں سے ہر ایک کو اپنے نفس سے پوچھنا چاہیئے

اگر واقعہ میں ہم میں جانی اور مالی قربانی کی روح پائی جاتی ہے۔ اگر ہم خدا تعالےٰ کے سامنے رو رو کر اس کی مدد طلب کرتے ہیں تو واقعی ہماری عید عید ہے اور ہم اللہ تعالےٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آنکھ اٹھانے کے قابل ہیں۔ ورنہ ہماری عید کچھ بھی نہیں۔ بلکہ ہر عید ہمیں پہلے سے بھی زیادہ مردہ بنا دے گی۔

لاہور میں نماز عید الفطر

دار الذکر اور منٹو پارک۔ لاہور میں نماز عید الفطر شروع کرنے کا وقت صبح ساڑھے آٹھ بجے مقرر کیا گیا ہے۔ احباب اور مستورات وقت مقررہ سے پہلے پہنچنے کی کوشش فرمائیں

نائب امیر جماعت احمدیہ ——— لاہور

اپنے ہاں مجالس انصار اللہ قائم کیجئے

امراء و صدر صاحبان سے پُر زور گذارش

مجلس انصار اللہ (جو چالیس سال یا اس سے زائد عمر کے تمام احمدی احباب پر مشتمل ہے) کے قیام کا اصل مقصد یہ ہے کہ اراکین انصار اللہ اسلام کی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کریں۔ قرآن کریم خود سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔ اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو نہ صرف خود اپنائیں۔ اپنی اولاد کو بھی اس رنگ میں رنگین کریں۔ یہی خالصتہً دینی مقصد مجالس انصار اللہ کے سامنے ہے اس اعلان کے ذریعہ ان جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں جہاں ابھی تک مجلس انصار اللہ قائم نہیں ہوئی۔ پُر زور گذارش ہے کہ اپنی پہلی فرصت میں ۴۰ سال یا اس سے زائد عمر کے تمام احباب کو جمع فرماویں اور ان میں سے کسی دوست کا بطور زعیم انتخاب کروا کے اپنی رائے کے ساتھ منظوری کے لئے نام مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ——— ربوہ)

ربوہ سے حج بیت اللہ کیلئے روانہ ہونیوالا ایک قافلہ

مکرم چوہدری شریف احمد صاحب محلہ دار الصدر ربوہ مطلع فرماتے ہیں کہ وہ اپنی والدہ محترمہ اور اہلیہ صاحبہ اور ایک دختر کے ہمراہ ۲۰ اپریل ۵۹ء کو ساڑھے نو بجے پنجاب ایکسپریس کے ذریعہ حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ نیز یہ کہ کراچی سے ان کا بحری جہاز ۱۰ مئی ۵۹ء کو روانہ ہوگا۔ دیگر احمدی دوست جو امسال حج کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ ان کے ساتھ اکٹھا سفر کرنے کا اہتمام کر سکیں۔ تو انشاء اللہ یہ امر سب کے لئے سہولت اور برکات کا موجب ہوگا۔ جملہ احباب جماعت سے ان عازمین حج کی صحت و عافیت اور واپسی بخیریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواست دُعا: خاکسار کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں جس کی وجہ سے دل پر بہت اثر رہتا ہے۔ آج کل بخار اور جسم پر پھنسیوں کے نکلنے کی وجہ سے طبیعت بہت بے چین رہتی ہے کمزوری بھی بہت ہوگئی ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل شفاء کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار منظور احمد خاں ربوہ محلہ دار الصدر شرقی)

امتحان رسالہ الوصیت

زیر انتظام شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

ماہ جون کے پہلے ہفتہ میں (تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا) کتاب رسالہ الوصیت کا امتحان رکھا گیا ہے۔ تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی لجنہ اماء اللہ میں تحریک کر کے امتحان دینے والی ممبرات کی فہرست ارسال فرما دیں۔ کتاب بہت چھوٹی ہے۔ زیادہ سے زیادہ شامل ہوں۔ (سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

گاؤں میں مڈل جے وی استانیوں کی ضرورت

بعض گاؤں میں مڈل جے وی پاس استانیوں کی ضرورت ہے۔ براہ مہربانی دفتر لجنہ اماء اللہ میں درخواستیں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انڈونیشیا میں خاص دعا و صدقہ

حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیماری کی خبر پڑھ کر انڈونیشیا کے احمدیوں نے حضور کی صحت یابی کے لئے خاص دعاؤں کا اہتمام کیا۔ اور جاکرتا میں ایک بکرا ذبح کر کے بطور صدقہ بھی تقسیم کیا۔ (نائب وکیل التبشیر)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے ابا جان ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد ڈویژن بوجہ بخار اور شدید ہچکی بہت بیمار ہیں۔ ضعف بہت ہے۔ جماعت کے مخلصین سے عاجزانہ اور دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (ناصرہ مبارکہ دختر ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد ڈویژن)

(۲) خاکسار کی شادی ہوئے چودہ سال ہو گئے لیکن تا حال کوئی اولاد نہیں۔ تمام بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ التماس ہے کہ مولا کریم اپنے فضل خاص سے خاکسار کو اولاد نرینہ عطا کرے۔ آمین (خلیل الدین احمد خان مولوی فاضل)

(۳) خاکسار عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بعض مشکلات کی وجہ سے سخت پریشان ہے۔ احباب سے حالات سازگار ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید امتیاز احمد ظفر انبالوی)

(۴) میں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (احسان الرحمن ربوہ ضلع جھنگ)

(۵) بابو محمد بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ صدر کی اہلیہ صاحبہ بہت بیمار ہیں احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۶) میرا بھانجا محمد حنیف تین چار ماہ سے بیمار ہے۔ دوست اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔ (محمد سلیم تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

(۷) خاکسار کے والد صاحب عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ نیز خاکسار بھی بعض مشکلات سے دوچار ہے۔ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ والد صاحب کی صحت کاملہ اور میری مشکلات کی دوری کے لئے دعا فرمائیں۔ (مقبول حسین کارکن جامعہ احمدیہ)

(۸) عزیزم گل محمد خان عرصہ سے بہت بیمار چلے آ رہے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ (چوہدری منیر مسعود منٹگمری)

(۹) میری والدہ محترمہ آنکھوں کا اپریشن کرا رہی ہیں۔ اپریشن کی کامیابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (منور الدین عبد الوہاب طالبعلم گورنمنٹ کالج منٹگمری)

(۱۰) میری چھوٹی ہمشیرہ ابھی تک بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ہمشیرہ کو صحت عطا فرمائے (اللہ بخش سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوٹ نواڈ)

(۱۱) میں پانچ ماہ سے سخت پریشانیوں اور مشکلات میں ہوں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (بشیر احمد چغتائی راولپنڈی)

(۱۲) میرے عزیز بھائی عبد الغفور زاہد کا فائنل ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا امتحان ہونے والا ہے احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم نمایاں کامیابی عطا فرمائے (گلزار احمد از چنیوٹ)

(۱۳) میرے خاوند۔ بھائی صاحب۔ اور ماموں تینوں پر قتل کا مقدمہ دائر ہے۔ ان کی باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اہلیہ چوہدری محمد نواز ربوہ)

(۱۴) میں آنکھ کے اپریشن کی غرض سے ہسپتال میں داخل ہوا ہوں۔ احباب جماعت میری صحت اور کامیابی اپریشن کے لئے دعا فرمائیں۔

شیخ محمد الدین ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ
حال وارڈ گنگارام ہسپتال

یوم مسیح موعودؑ کی مبارک تقریب پر
مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

شکارپور

بتاریخ ۲۲ مارچ۔ جلسہ یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام منعقد ہوا۔ کارروائی جلسہ بصدارت جناب شیخ عبد الرشید صاحب ٹھیکیدار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شکارپور شروع ہوئی۔ حکیم سید عبد الہادی صاحب نے تلاوت قرآن شریف کی۔ اور ایک نظم فارسی حضرت مسیح موعود کی مدح میں پڑھی۔ بعدہٗ جناب ڈاکٹر فقیر احمد صاحب نے تقریر کی۔ اس کے بعد مولوی عبد الرشید صاحب راشد نے تقریر کی۔ آخر میں حکیم عبد القادر صاحب نے تقریر کی اس کے بعد دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعا کی گئی۔ (کرامت اللہ جنرل سیکرٹری جماعت شکارپور)

کھاریاں

مورخہ ۲۲ مارچ ۵۹ء جماعت احمدیہ کھاریاں کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ میں جلسہ "یوم مسیح موعودؑ" منعقد کیا گیا۔

نماز ظہر و عصر جمع کرنے کے بعد ۳ بجے مکرم کیپٹن حاجی احمد خان صاحب ایاز ایڈووکیٹ کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد چوہدری سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ احمدیہ نے اس مبارک تقریب کی غرض و غایت اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق کے موضوع پر تقریر کی۔ تیسری تقریر مکرم بشیر احمد صاحب ناصر نے فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں جماعت کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی۔

آپ کے بعد مکرم غلام رسول صاحب مولوی فاضل نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند کارنامے بیان کئے۔

بعدہٗ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب نے اپنی مفصل تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض آپ کے متعلق قرآن اور حدیث سے پیشگوئیاں بیان کیں۔

آپ کے بعد مکرم سلطان محمود صاحب شاہد نے تقریر کی۔ آپ نے احمدیت کی عظیم الشان ترقی کو صداقت مسیح موعود کا زندہ معجزہ ثابت کیا۔ اس کے بعد مکرم شیخ خوشی محمد صاحب نے اپنے پنجابی کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا۔

...... اور غلام احمد صاحب نے خوش الحانی سے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

آخر میں محترم کیپٹن صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی اور دعا کے ساتھ بخیر و خوبی جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مستورات بھی کافی تعداد میں تشریف لائیں۔

(یوسف ایاز سیکرٹری جلسہ)

ٹوپی

مورخہ ۲۲ مارچ کو مسجد احمدیہ میں جماعت احمدیہ ٹوپی کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں محمد الیاس خان صاحب نے قرآن کی تلاوت کی۔ اور پھر قریشی محمد حنیف صاحب قمر نے ایک نظم پڑھی۔ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر روشنی ڈالی۔ اور پھر صدر یر خان صاحب امیر جماعت اور جناب صاحبزادہ عبد الحمید صاحب سیکرٹری مال نے پشتو زبان میں بہت مؤثر انداز میں پون گھنٹہ تک تقریریں کیں اور دینی جماعت کو حضور علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی پیش کر کے عملی نمونہ دکھانے کی تاکید اور تلقین فرمائی آخر دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

(فیض محمد خان)

لجنہ اماء اللہ کراچی

لجنہ اماء اللہ کراچی کے زیر اہتمام یوم مسیح موعود ۲۳ مارچ کو احمدیہ ہال میں منایا گیا تلاوت قرآن کریم اور نظموں کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت اور آپ کی سیرت طیبہ کے متعلق تقاریر کی گئیں۔ مقرر خواتین بیگم یٰسین صاحبہ۔ فرحت عبد المالک۔ صادقہ طاہرہ اور انوری بیگم تھیں۔

پروگرام کا دلچسپ حصہ جناب مولوی عبد المالک خان صاحب کی تقریر تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں ان نوعمر لڑکیوں کا خاص طور پر خیال رکھا جو مذہب سے زیادہ واقفیت نہ رکھتی تھیں۔ آپ نے اپنی تقریر کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔

(۱) حضرت مسیح موعودؑ کی ذات سے تعلق رکھنے والی باتیں۔

(۲) نبی کریم کا بیان آنے والے مسیح کے متعلق (۳) مسیح موعود کے متعلق لوگوں نے کیا کہا۔ (۴) اور حضور نے خود کیا فرمایا۔

ساڑھے بارہ بجے تین گھنٹے کا یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

جمیلہ عرفانی
جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

فاستبقوا الخیرات

وصولی چندہ جلسہ سالانہ نوے فیصدی سے زیادہ

قسط نمبر ۳

(سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل یکم اپریل صفحہ ۷)

نام ضلع — جماعتیں

جہلم :- دوالمیال - ضلع شاہ پور :- ۱۵۲ ش - ۱۶۸/۱۷۱ منگلا۔

راولپنڈی :- ٹیکسلا - ضلع اٹک :- کیمبلپور - کوٹ فتح خاں - پنجند - پنڈوری محمود۔

پشاور :- خلیل مرکز اچنی پایاں - ضلع بنوں :- سرائے نورنگ۔

ڈویژن خیرپور :- کرنڈی - ۲۱ ر دودھ - مورو

ڈویژن حیدرآباد :- کوٹ عبداللہ - نورنگر فارم ۱۵۱ - ٹنڈو الہ یار - سینچر جاننگ۔

مشرقی پاکستان :- تیرہ گھاٹی - بشیل برفی۔

وصولی چندہ جلسہ سالانہ اسی فیصدی سے زیادہ

جھنگ :- دارالصدر غربی ب (ربوہ) کوٹ سلطان تکھیانہ۔

ملتان :- علی پور - میاں چنوں - ۱۷۰/۱۰-R - چاہ کھوواہ۔

لائلپور :- ۱۶۷/R.B چوہڑی - ۲۷۵/R.B کنارپور - ۴۲ ج ب گولا پور - ۳۶ ج ب کلاں - ۹۴ ج ب - ۱۰۹ گ ب
نزان گڑھ - ۶۰/R.B کھیم سنگھ والہ - ۲۵ گ ب - ۲۸۸ گ ب - تاندلیانوالہ۔

منٹگمری :- منٹگمری شہر - پاکپتن - ۹/11-L - عارف والہ۔

لاہور :- بھاٹی دروازہ (لاہور) محمد نگر (لاہور) راجہ جنگ - قصور۔

شیخوپورہ :- شیخوپورہ شہر - سید والہ - آنبہ کرم پورہ - بیلاد پور - نارنگ منڈی - ۱۴ بھوڑو
رتی - بڈ ملکہ - ۱۶۹ گرمولا - شہر - ضلع گوجرانوالہ تتلے عالی

سیالکوٹ :- ڈسکہ - رنگ پور - نودھر - صابو بھڈیار - نوادے - بھکو بھٹی - چہور کاہلوان
شاہزادہ۔

ڈویژن بہاولپور :- مظفر گڑھ شہر - گل گھوڑ - ۲۵ ج ب۔

گجرات :- چک سکندر - گھرہ - گنگ چیں دودھ روٹے - لگے - مراد - بنگہ ۱۴ ۔

شاہ پور :- گوگھیاٹ - ۹۸ س ج - ۴۶ س ج - ۸ M.B - ۳۹ D.B - ۴۳ M.B - ضلع پشاور :- نوشہرہ چھاؤنی
ضلع میانوالی :- ۳۷ M.L

نوابشاہ :- نواب شاہ شہر - دیہہ جھپا پٹ - ضلع دادو :- جوہی

حیدرآباد :- بشیر آباد اسٹیٹ - بدین - جمڑ - ضلع تھرپارکر :- کریم نگر فارم

مشرقی پاکستان :- کمال پور - حلوہ پارہ ۱

(ناظر بیت المال)

ضروری اعلان برائے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے ضلع پشاور

محترم جناب ناظر صاحب اعلیٰ کی طرف سے جماعتوں کے عہدہ داران کے انتخاب کے لئے آخری تاریخ ۳۱ مارچ ۵۹ء مقرر تھی۔ امید ہے کہ ضلع پشاور کی سب جماعتوں نے امر کی تعمیل میں اپنے انتخابات کر کے جناب ناظر صاحب اعلیٰ کو اطلاع دی ہوگی۔ مگر ابھی تک خاکسار کو کسی جماعت کی طرف سے انتخابات کی اطلاع نہیں آئی۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ التماس ہے کہ خاکسار کو بھی انتخابات اور نئے منتخب شدہ امراء اور پریذیڈنٹوں کے اسماء سے مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ نیز جن جماعت نے ابھی تک انتخابات نہ کئے ہوں۔ تو وہ بہت جلد جناب ناظر صاحب اعلیٰ کے ارشاد کی تعمیل کر کے نئے عہدیداران کے انتخاب کی اطلاع جناب ناظر صاحب اعلیٰ کو بھجوا دیں۔ اور اس کی ایک نقل خاکسار کو ارسال فرمائیں۔

(شمس الدین امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع پشاور)

درخواست دعا:- میرے والد صاحب اور ماموں جان علیل ہیں۔ اور ہماری مالی حالت ان دنوں کمزور ہے۔ جس کی وجہ سے میں سخت پریشان ہوں۔ احباب صحت کے لئے اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(قمر سلطانہ فاروقی - اہلیہ محمد بشیر صاحب فاروقی بہاولنگر)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے وائرنگ کے ٹھیکیداروں کی طرف سے علیحدہ علیحدہ سربمہر ٹنڈرز مطلوب ہیں۔

کام کی نوعیت	پوائنٹس کی قریباً تعداد	زرضمانت	عرصہ تکمیل کام
۱۔ چیچہ وطنی روڈ ریلوے اسٹیشن پر ساگوان کی کیسنگ اور کیپنگ میں لائٹس پلگس اور پنکھوں کے قریباً ۱۱۴ پوائنٹس کی وائرنگ	۱۱۴	۱۵۰	ڈیڑھ ماہ
۲۔ صادق آباد ریلوے اسٹیشن پر ساگوان کی کیسنگ اور کیپنگ میں لائٹس پلگس اور پنکھوں کے قریباً ۴۷ پوائنٹس کی وائرنگ۔	۴۷	۱۰۰	ایک ماہ
۳۔ بغداد ریلوے اسٹیشن پر ساگوان کیسنگ اور کیپنگ میں لائٹس، پلگس اور پنکھوں کے قریباً ۴۴ پوائنٹس کی وائرنگ	۴۴	۵۵	ایک ماہ
۴۔ چشتیاں ریلوے اسٹیشن پر ساگوان کی کیسنگ اور کیپنگ میں لائٹس، پلگس اور پنکھوں کے قریباً ۳۹ پوائنٹس کی وائرنگ	۳۹	۵۰	ایک ماہ

ٹنڈرز سربمہر لفافوں میں جن پر کام کا نام درج ہو مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں یہ فارم ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ (الیکٹریکل) کے دفتر سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۲۸ اپریل ۵۹ء کے بارہ بجے دوپہر تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹھیکیداروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ٹنڈر خریدتے وقت زرضمانت کے ساتھ ڈپوزٹ کی کچی رسیدیں بھی ہمراہ لائیں۔ کیونکہ ٹنڈر فارم اس وقت تک جاری نہیں کئے جائیں گے۔ جب تک یہ رسیدیں نہ دکھائی جائیں۔ ٹھیکیداروں کا مفاد اس میں ہے۔ کہ وہ ان کاموں کے لئے زرضمانت ۲۰ اپریل ۵۹ء سے قبل جمع کرا دیں۔

پیرا نمبر ۱ میں مذکور زرضمانت ٹھیکیداروں کو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر ملتان کے پاس جمع کرانا ہوگا۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ ضروری رقم جمع کرانے کے بعد ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر این ڈبلیو آر ملتان سے رسید حاصل کریں۔ ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر ملتان کی طرف سے جو پکی رسیدیں جاری کی جائیں گی۔ وہ لازمی طور پر ٹنڈر کے ہمراہ داخل کرنا ہوں گی۔ انہیں ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر این ڈبلیو آر ملتان کے دفتر میں ۲۸ اپریل ۵۹ء کے ایک بجے کے بعد دوپہر تک ٹنڈر بکس میں ڈال دیا جائے یہ ٹنڈرز ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر این ڈبلیو آر ملتان کے دفتر میں اسی روز ایک بجے بعد دوپہر ان ٹھیکیداروں کی موجودگی میں کھولا جائے گا۔ جو وہاں موجود ہونے کے خواہشمند ہوں گے

(ٹھیکیداروں کی توجہ ان ہدایات کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ جو ان کی رہنمائی کے لئے ٹنڈر فارم کے ساتھ درج ہیں) تفصیلی شرائط کوائف اور تصریحات دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز بھی آ کر دیکھی جا سکتی ہیں۔ یا ان کی نقل پانچ روپے (جو واپس نہیں ہوں گے) ادا کر کے حاصل کی جا سکتی ہے۔ کسی ٹھیکیدار کا ٹنڈر داخل کرنا اس امر پر محمول ہوگا کہ اس نے تفصیلی شرائط کوائف اور تصریحات پڑھ لی ہیں۔ اور وہ ان کا پابند ہے۔ اگر ٹنڈر فارم رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعہ منگوانے مطلوب ہوں۔ تو مزید دو روپوں کی رقم اور ادا کرنی ضروری ہے

ٹنڈر داخل کرانے والوں کو ٹنڈر فارم میں دکھائے گئے عرصہ تکمیل کام کے خانے کو ضرور مکمل کرنا ہوگا۔ کیونکہ وقت کو ٹھیکے میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ کام اس تاریخ سے قبل مکمل ہونا ضروری ہے۔ جو مذکورہ بالا پیرا نمبر ۱ میں درج ہے۔ ریلوے کا محکمہ اپنے اس حق کو محفوظ رکھتا ہے کہ وہ ٹنڈر کو بتمام و کمال یا صرف اس کے ایک حصے کو منظور کرے۔ اور وجوہات بتائے بغیر کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کر دے۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان)

عطیہ برائے مسجد محمود ربوہ

مسجد محمود میں گھڑی کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا جا رہا تھا۔ چنانچہ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت کی تحریک پر محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مقبول احمد صاحب کراچی نے ایک کلاک بطور عطیہ عنایت فرمایا۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء

قبل ازیں مکرم چوہدری احمد خاں صاحب کاٹھ گڑھی مرحوم کارکن دفتر الفضل اللہ مرکزیہ نے مسجد محمود کے لئے ایک دری بطور عطیہ دی تھی ۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہر دو صاحبان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

مقبول احمد ذبیح پریذیڈنٹ دارالنصر "ج" ربوہ

صدر نے سائنسی تحقیقات کا کمیشن قائم کر دیا

سائنسدانوں کے حالات بہتر بنانے کی ضرورت ہے (جنرل ایوب)

کراچی ۸ر اپریل صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خاں نے ایک سائنسی کمیشن قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو سائنسی تحقیقات کے کام کو مربوط بنانے اور دوسرے متعلقہ امور کا جائزہ لے گا۔ کمیشن بارہ ارکان پر مشتمل ہوگا۔ اور وزیر صنعت اس کے چیئرمین ہوں گے۔

صدر ایوب نے کمیشن کے قیام کا اعلان کراچی یونیورسٹی کے قریب سائنسی اور صنعتی تحقیقات کی کونسل کی مرکزی لیبارٹریوں کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب کے موقعہ پر کیا۔

صدر نے کونسل کے نوجوان سائنسدانوں اور ڈائرکٹر کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے شدید مشکلات کے باوجود ملک کو سائنسی تحقیقات کے کام کے لئے ایک مرکز مہیا کر دیا ہے۔ تاہم صدر نے اس بات پر زور دیا کہ کام کی رفتار کو تیز کرنا ضروری ہے۔ صدر نے مزید رائے ظاہر کی کہ سردست ملک میں سائنسی تحقیقات کا کام غیر مربوط ہے اور اس کے لئے مناسب سرمایہ میسر نہیں۔ آپ نے کہا کہ سائنسدانوں کی اجرت اور حیثیت کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے نیز انہیں قومی امور کے تصفیے اور پالیسیوں کی تشکیل کے معاملے میں بھی زیادہ حصہ ملنا چاہیئے۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق سائنسی اور صنعتی تحقیقات کی کونسل کی مرکزی لیبارٹریوں کے لئے ایک سو پچاس ایکڑ جگہ مخصوص کی گئی ہے۔ تحقیقات کی مرکزی عمارتوں پر پچھتر لاکھ روپیہ صرف ہونے کا امکان ہے۔ شروع میں اس تحقیقاتی کام پر پانچ سو آدمی مقرر کئے جائیں گے۔ بعد میں اس عملہ کی تعداد ایک ہزار تک بڑھا دی جائے گی۔ اس عملہ کے مکانات کے علاوہ دوسری سہولتیں بھی فراہم کی جائینگی

چپراسیوں وغیرہ کی امداد کے لئے فنڈ

لاہور ۷ر اپریل۔ گورنر مغربی پاکستان نے درجہ چہارم کے ملازمین مثلاً چپراسیوں وغیرہ کی امداد کے لئے ایک فنڈ قائم کیا ہے اس فنڈ سے درجہ چہارم کے تمام مستقل ملازموں کے علاوہ وہ عارضی ملازم بھی استفادہ کر سکیں گے۔ جن کی میعاد ملازمت تین سال سے کم نہ ہو اور جن کی تنخواہ اتفاقی مصارف کے فنڈ سے ادا نہیں کی جاتی۔

مذکورہ فنڈ سے ایسے تمام ملازمین کی ہر ما تحت لڑکی کی رخصتی کے موقعہ پر سو روپے دئے جائیں گے۔ نیز اگر کوئی شخص ملازمت سے سبکدوشی سے پہلے ہی انتقال کر جائے تو متوفی کے کفن دفن کے انتظام کے لئے اس کے خاندان کو دو سو روپے دئے جائیں گے۔

اس فنڈ سے رقم کی ادائیگی کی منظوری ضلع لاہور کے ملازموں کی صورت میں صوبائی محکمہ فنانس کے سیکرٹری اور دوسری جگہوں کے ملازموں کی صورت میں ڈپٹی کمشنر دیں گے۔ جن علاقوں کا انتظام پولیٹیکل ایجنٹوں کے ذمہ ہے۔ وہاں رقم کی منظوری پولیٹیکل ایجنٹ دیں گے۔ متعلقہ حکام کو درخواستیں ملازمین اپنے اعلیٰ افسروں کے توسط سے دیں گے۔ جو کوئی سفارش کریں گے

پانچ لاکھ ایکڑ فاضل اراضی ملنے کی توقع

ڈیرہ غازیخاں ۷ر اپریل۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں کے جمع کردہ اعداد و شمار کے مطابق ضلع میں زمینی اصلاحات پر عملدرآمد سے اکیس اشخاص متاثر ہوں گے اور قریباً چار لاکھ ننانوے ہزار نو سو انسٹھ ایکڑ اراضی کو فاضل قرار دیا جائے گا۔ جو قریباً ۲۳ ہزار تین سو ستائیس مزارعین کو الاٹ کی جا سکے گی۔

مالکان اراضی کو فاضل اراضی کے معاوضے کے طور پر تیرہ لاکھ بیاسی ہزار روپے ادا کئے جائینگے اور مزارعین کو الاٹ شدہ اراضی کے معاوضہ کی ادائیگی کی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے اندازاً سات لاکھ روپے کے تقاوی قرضوں کا انتظام کیا جائے گا

بس کے حادثے کی تحقیقات

سرگودھا ۷ر اپریل موسیٰ خیل کے قریب بس کے جس مہلک حادثہ میں اٹھارہ مسافر ہلاک ہو گئے تھے۔ اسکے وجوہ معلوم کرنے کے لئے کل تحقیقات شروع نہیں ہو سکی میانوالی کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ چوہدری احمد سعید نے بتایا کہ وہ ابھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی ہدایات کا انتظار کر رہے ہیں

ڈاکیوں کو بخشش طلب کرنے کی ممانعت

کراچی ۷ر اپریل۔ محکمہ ڈاک و تار کے ڈائرکٹر جنرل نے محکمہ کے لوئر گریڈ سٹاف خاص طور پر ڈاکیوں اور تار تقسیم کرنے والوں کو متنبہ کیا ہے کہ اگر انہوں نے لوگوں سے بخشش طلب کرنے کی بدعنوانی پھر شروع کر دی تو ان کے خلاف مارشل لا کے ضابطہ ۶۲ کے تحت کارروائی کی جائیگی یہ انتباہ ڈائرکٹر جنرل ڈاک و تار کی طرف سے جاری کردہ ایک سرکلر میں کیا گیا۔ اس سرکلر میں کہا گیا ہے اس سے پہلے کئی مرتبہ کئی بار یہ ہدایت اور انتباہ کیا گیا ہے کہ محکمہ ڈاک و تار کا عملہ تہواروں پر لوگوں سے بخشش طلب نہ کرے لیکن عید اور دوسرے تہواروں پر بخشش طلب کرنے کی بدعنوانی بدستور جاری ہے۔ ڈائرکٹر جنرل نے عوام سے اپیل کی ہے کہ اگر عیدیوں سے بخشش طلب کرنے کی کوشش کی جائے تو محکمہ کو فوراً اس واقعہ کی اطلاع دی جائے۔

جس سے پہلے ضروری تحقیقات کے بعد اس امر کی تصدیق کریں گے کہ وہ درخواست گزار کا مطالبہ درست ہے

شادی کے سلسلے میں امداد کی درخواست نکاح سے تیس دن کے اندر دی جانی چاہیئے اور اگر رقم کی وصولی کے ایک ماہ کے اندر رخصتی نہ ہو تو رقم واپس کرنی ہوگی

لاہور، ملتان اور بہاولپور ڈویژنوں کے لئے مزید فوجی عدالتیں

لاہور ۷ر اپریل۔ لاہور، ملتان اور بہاولپور ڈویژنوں کے مارشل لاء سب ایڈمنسٹریٹر میجر جنرل سید غواص کے حکم سے خاص اور سرسری سماعت کی متعدد فوجی عدالتیں قائم کی گئی ہیں۔ اور کئی عدالتوں کی از سر نو تشکیل کی گئی ہے۔ لاہور میں سرسری سماعت کی ایک اور عدالت قائم کی گئی ہے۔ اور بہاولپور ڈویژن کے ہر ضلع میں سرسری سماعت کی ایک ایک عدالت مقرر کی گئی ہے۔ یہ کارروائی مارشل لاء کے مقدمات کی کثیر تعداد کے پیش نظر کی گئی ہے۔ ذیل میں ان عدالتوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ضلع سیالکوٹ۔ خاص عدالت:۔ لیفٹیننٹ کرنل علی حیدر (صدر) کیپٹن مصطفےٰ انور (رکن) اور چوہدری قادر بخش (رکن)

سرسری عدالت:۔ میجر سید حیدر الحسن، وہ میجر ایچ۔ یو پٹھان کی جگہ لیں گے۔

بہاولپور ڈویژن۔ سرسری عدالتیں:۔ میجر منصب داد خاں (ڈیرہ غازیخاں) میجر اعجاز محمد خاں (رحیم یار خاں) میجر ایم۔ ایم۔ آئی کے ہلال (مظفر گڑھ) میجر محمد حسین بھٹی (ضلع بہاولپور) میجر ایس ایم حفیظ (بہاولپور)

ضلع لاہور: سرسری عدالت:۔ میجر شاہ تمروز خان۔ **ضلع ملتان۔** خاص عدالت:۔ لیفٹیننٹ کرنل عبدالرشید خیانا (صدر) میجر محمد انیس (رکن)، راجہ سلیم اختر مجسٹریٹ درجہ اول (رکن)

حیدرآباد ریجن میں گندم کی خریداری

حیدرآباد ۷ر اپریل۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق حیدرآباد ریجن میں امسال گندم کی سرکاری خریداری کا آغاز بڑا حوصلہ افزا ہے۔ اور ابتدائی چند روز میں سترہ ہزار ٹن گندم کی خریداری کے معاہدے کئے گئے ہیں۔

یہ اعلان پہلے ہی کیا جا چکا ہے کہ امسال حکومت زیادہ سے زیادہ گندم خریدے گی چونکہ فصل ربیع بہت اچھی ہوئی ہے اور سمگلنگ ذخیرہ اندوزی اور سماج دشمن سرگرمیوں کے قلع قمع کے شدید اقدامات کئے گئے ہیں۔ لہذا گندم کی زیادہ سے زیادہ خریداری کی توقع کی جا سکتی ہے۔

حکومت نے حیدرآباد ریجن کے کمشنر اور ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ خریداری کی رفتار سست نہ ہونے پائے۔ مغربی پاکستان کے ڈائرکٹر خوراک میاں محمد شفیع بھی حیدرآباد کے دورے پر روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں وہ خریداری کی مہم کی نگرانی کریں گے۔